© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

اجتماعی شب بیداری یا بدعت

سوال : ایک تنظیم کے تحت لوگ ہر ماہ کے آخری ہفتے کو مسجد میں اجتماعی شب بیداری کرتے ہیں۔ مسجد میں سب افراد مل کر قبرستان جاتے ہیں۔ ہر فرد ایک ایک قبر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور وہاں عالم صاحب اجتماعی دعا کرواتے ہیں۔ پھر کچھ دیر آرام کے بعد تہجد، نمازِ فجر اور درسِ قرآن کے بعد پروگرام کا اختتام ہوتا ہے۔ کیا نبی کریمؐ سے ایک رات مخصوص کر کے اجتماعی شب بیداری اور قبرستان میں جا کر دعائیں مانگنا ثابت ہے؟

حضرت عمرؓ کے دور کی بات ہے کہ چند افراد مل کر پتھروں پہ کلمہ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ انھیں میرے پاس لے کر آؤ۔ جب سب افراد آئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ ابھی تو میرے محبوب کا کفن بھی میلا نہیں ہوا اور آپ لوگوں نے بدعات کا آغاز کر دیا ہے۔ اگر میں نے تمھیں میدانِ بدر میں نہ دیکھا ہوتا تو میں تمھارے سر قلم کر دیتا۔

جواب : نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبرستان میں جانا، قبرستان والوں کے لیے دعائیں کرنا ثابت ہے۔ دن اور رات، دونوں اوقات میں ثابت ہے۔ اسی طرح تہجد انفرادی طور پر اور بلا تداعی، یعنی بلاوے کے بغیر اجتماعی طور پر بھی ثابت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبداللہ بن عباسؓ نے رات کے وقت تہجد پڑھی۔ انھوں نے پیچھے نیت باندھ لی، آپؐ نے انھیں دائیں جانب کیا۔ اسی طرح بعض دوسرے صحابہ کرامؓ کے واقعات موجود ہیں کہ انھوں نے آپؐ کے پیچھے تہجد پڑھی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تین دن رمضان المبارک میں آپؐ نے آٹھ رکعت تراویح پڑھائی۔ اس بنیاد پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں تراویح کی مستقل طور پر باجماعت نماز شروع کردی۔ کسی بھی عبادت کو جو انفرادی طور پر مطلوب ہو از خود بلا دلیل اجتماعی شکل دینا اور اسے ثواب سمجھنا بدعت ہے۔ لیکن ایسی بدعت جو عبادت کی انفرادی شکل کو اجتماعی شکل دے دے' مکروہ کا درجہ رکھتی ہے۔ آپ نے جس شکل کا ذکر کیا ہے' اگر اس میں غیر شرعی حرکت کا ارتکاب نہیں ہے تو مکروہ شمار ہوگی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول جن الفاظ میں آپ نے ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ پتھروں یا گٹھلیوں پر پڑھنا' کسی خاص مقام کو ورد کے لیے متبرک سمجھنا ایسی بدعت نہیں ہے کہ جس پر قتل کی سزا نافذ کی جائے۔ تعزیری سزا بھی لازم نہیں ہے ورنہ حضرت عمرؓ اسے جاری کردیتے۔ البتہ سختی سے روکنا چاہیے۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

خاتون ڈاکٹر کا مرد ڈاکٹروں سے خطاب

س: ڈاکٹروں کی ایک تنظیم کے زیرِاہتمام ڈاکٹروں کی تربیت کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف اجتماعی پروگرام ہوتے ہیں۔ اگر ایک خاتون ڈاکٹر کو کسی طبی موضوع پر لیکچر دینے کے لیے بلایا جائے' اور وہ پردے کے اہتمام کے ساتھ نقاب میں رہتے ہوئے' مرد ڈاکٹروں کے سامنے اسٹیج پر لیکچر دے' تو اس حوالے سے قرآن وسنت کی روشنی میں کیا حکم ہے؟

ج: 'علم' خواتین سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اگر ایک خاتون کسی فن میں ماہر ہو اور اس سے مردوں کے مقابلے میں احسن انداز سے استفادہ کیا جاسکتا ہو تو وہ شرعی آداب' یعنی پردہ وغیرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے مرد حضرات کو لیکچر دے سکتی ہے۔

صحیح بخاری کا ایک نسخہ محدثۃ کریمۃ بنت احمد بن محمد بن حاتم المروزی سے منقول ہے۔ انھوں نے صحیح بخاری پڑھی' لکھی اور پھر لوگوں کو پڑھائی' لوگوں نے ان سے لکھی

© rasailojaraid.com